قانونی اور ملازم فارماسسٹ کے پیشہ ورانہ کردار کا اصولی فرق۔

Dissimilar Roles, Responsibilities and Official Duties of Licensing (Qualified Person) and Employee (Working) Pharmacists.

پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر PhD

پیشہ ادویات Pharmaceutical Business دنیا کا انوکھا کاروبار ہے۔ جسکی اپنی مخصوص نوعیت اور محصوص ہے۔ جو براہ راست انسانی وجود اور زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کیونکہ ادویات کی قلیل مقدار بھی سنجیدہ اور سنگین نتائج پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ چھوٹی سی غلطی غیر معمولی سانحہ کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ اس کاروبار میں ایک ماہر، تعلیم یافتہ اور ذمہ دار فرد کی قانونی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے یقیناً بین الاقوامی ادارے، پیشہ ورانہ تنظیمیں، قانونی مجالس اور سرکاری محکمہ جات جانتے اور مانتے ہیں۔ اسی لیے حکومت پاکستان نے دنیا کے دیگر تمام ممالک کی طرح اسے قانونی شکل دی ہے۔ فارمیسی ایکٹ 1967، ڈرگ ایکٹ 1976، ڈرگ رولز 1978، ڈرگ رولز 1996 جیسے قوانین وضع کئے۔ پھر حکومت پنجاب نے ڈرگ رولز 1988 بنائے۔ جسکی حتمی شکل پنجاب ڈرگ رولز 2007 کی صورت میں سامنے آئی۔ اور اسے عملی طور پر تمام ادویاتی اداروں پر نافذ کرنا شروع کردیا۔ مگر موجودہ دور میں فارمیسی کے انداز اور حالات بدل گئے ہیں۔ کاروباری مطالبات اور وقت کے تقاضے بدل گئے ہیں۔ فارماسسٹ کا پیشہ ورانہ کردار بدل چکا ہے۔ اور بین الاقوامی اداروں اور تنظیموں نے ادویات وصحت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے نئے نئے قوانین وضع کردئے۔ اور فارماسسٹ کا مرکز ومحور ادویات سے ہٹ کر مریض (Patient oriented) بن چکا ہے۔ اسی لئے چار سالہ بی فارمیسی B. Pharmacy ختم کرکے پانچ سالہ ڈاکٹر آف فارمیسی Pharmacy-D متعارف کرائی گئی۔

چنانچہ ان حالات میں پنجاب حکومت نے بھی نئے ڈرگ رولز جاری کردیئے۔ جو گورنر پنجاب کے حکم سے، سرکاری گزٹ Official Gazette میں نمبر شمار No.SO(Co)814/92(53)PII کے تحت شائع کئے گئے۔ اس قانون کی دفعہ 16 کے تحت ادویاتی اجازت نامہ Drug Sale License کی دو اقسام کردی گئیں۔ فارمیسی کا لائسنس فارم نمبر 9 پر فارماسسٹ کو جاری کیا جائیگا۔ جو ڈرگ ایکٹ (1967(XI of 1967 کے سیکشن 24(1)(a) کے تحت فارمیسی کونسل میں رجسٹر ہوتا ہے۔ اور ہر طرح کی ادویات کی خرید وفروخت کر سکتا ہے۔ جبکہ میڈیکل سٹور کا لائسنس فارمیسی اسسٹنٹ، ڈسپنسر یا کمپونڈر Compouder کو فارم نمبر 10 پر جاری ہوگا۔ جو شیڈول جی Schedule-G کی تمام ادویات نہ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کرسکتا ہے۔ چنانچہ پاکستان میں فارمیسی کا شعبہ وقت اور حالات کی سختیوں کا سامنا کرتا ہوا ملک وقوم کیلئے بہترین ادویاتی سہولیات فراہم کرتا چلا جارہا ہے۔ پچھلے پچیس سالوں میں جہاں اس پیشے کے تدریسی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ماہرین ادویات کی مجموعی تعداد بھی بڑھی ہے۔ بین الاقوامی تبدیلیوں، عوام کے ادویاتی شعور، اور جدید ادویاتی وطبی تقاضوں نے اسکی ہیئت ہی بدل کر رکھ دی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حکومت پاکستان نے 2012 میں ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی (DRAP) قائم کی۔ پھر حالیہ دنوں میں صوبائی اسمبلی سے ادویاتی ترمیمی بل Drug Amendment Bill-2017 پاس کیا۔ چنانچہ یہ تمام ادویاتی وطبی نظام میں برپا ہونے والی تبدیلیاں ہمارے نظام صحت پر بتدریج مثبت اثرات مرتب کرتی جارہی ہیں۔ سرکاری وغیر سرکاری سطح پر لوگ فارماسسٹ کے اصولی کردار کو سمجھنا شروع ہو گئے ہیں اور اس کے پیشہ ورانہ فرائض ،فکری رجحانات اور سائنسی میلانات کا صحیح ادراک کرنے لگے ہیں۔لیکن پھر بھی شائد فارماسسٹ کے صحیح پیشہ ورانہ کردار کو حقیقی معنوں میں اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ نظام صحت وطب میں فارماسسٹ کے دو بنیادی اور قانونی کردار ہیں۔جن پر تفصیلی بات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دو کردار قانونی فارماسسٹ (Licensing Parmacist) اور ملازمتی فارماسسٹ (/On duty Employed/ Working) ہیں۔قانونی فارماسسٹ صرف ڈرگ ایکٹ 1976 اور پنجاب ڈرگ روول 2007 کا سرکاری واصولی تقاضا ہے۔جس کی حقیقی وجسمانی موجودگی کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ صرف ادویات کی فروختگی وفراہمی کا قانونی مطالبہ ہے۔ادویات کے اجازت نامے کی سرکاری ضرورت ہے۔ادویاتی اداروں ، پیشہ ورانہ تنظیموں اور محکمہ صحت کے ساتھ ،اپنے ادارے یا کاروبار کی نسبت سے مذاکرات، خط وکتابت اور رابطے کا ذریعہ ہے۔ اسکی براہ راست ادویاتی سرگرمیوں کی اصولی، قانونی اور سائنسی نگرانی کی کوئی ذمہ داری نہیں ۔ جبکہ دوسرے ملازمتی فارماسسٹ کیلئے فارمیسی پر جسمانی، حقیقی ، ظاہری اور باطنی موجودگی کی قانونی ، اصولی اور پیشہ ورانہ بندش ہے۔ یہ فارماسسٹ فارمیسی کی تمام تر سرگرمیوں کا ذمہ دار ہے۔فارمیسی میں آنے والی اور مریض کو دی جانے والی ہر دوائی کا براہ راست ذمہ دار ہے ۔مریضوں کی رہنمائی،نسخہ جات کی جانچ پڑتال اور ادویات کے اثرات بتانا اسکی بنیادی ذمہ دار ہے۔مگر بدقسمتی سے آج ان دونوں قانونی و ملازمتی فارماسسٹ کے کردار کو صحیح ودرست انداز میں نہ سمجھنے کی وجہ سے ادویات وطب کا پورا نظام کئی پیچیدگیوں والجھنوں میں پھنسا نظر آتا ہے۔جس کیلئے ان دونوں کرداروں کی نمایاں تفریق اور تخصیص کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اگر کسی ڈرگ سٹور میں کوئی ادویاتی وطبی غلطی سرزد ہو جائے تو تمام تر ذمہ داری ملازمتی فارماسسٹ کی ہوگی۔ جبکہ قانونی فارماسسٹ کا کردار ایسے ہی ہے جیسے کسی ملزم کیلئے عدالت میں وکیل کا ہے۔ جہاں فیصلہ کوئی بھی ہو لیکن یقیناً وکیل کو سزا نہیں دی جاسکتی۔ یا پھر اس کا کردار کسی تربیتی استاد (Training Coach) جیسا ہے، جو صرف کھلاڑیوں کی بہترین تربیت کا ذمہ دار ہے۔لیکن انکی ناقص کارکردگی کی وجہ سے یا ٹیم کی اپنی غلطیوں سے اگر انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑے تو اسکا ذمہ دار یقیناً کوچ کو نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔اسی طرح اسکی تشبیہ ہم کسی کاروباری ادارے کے لیے متعین ماہر (Advisor/ Consultent) سے بھی دے سکتے ہیں۔ جو بہترین تجاویز مرتب کرتا ہے۔اعلیٰ حکمت عملی تیار کرتا ہے۔شاندار منصوبہ بندی کرتا ہے۔مگر کمپنی کے مالک کی نالائقی یا بددیانت ملازمین کی وجہ سے اگر ادارہ خسارے میں چلا جائے۔ یا مجموعی سستی وکاہلی کیوجہ سے غیر متوقع کاروباری نتائج کا سامنا کرنا پڑ جائے۔تو اسکی ذمہ داری ماہر Advisor پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ ہاں اگر پوچھا جائے تو اسباب اور محرکات کا جائزہ تو مرتب کیا جاسکتا ہے۔مگر کاروبار کی ناکامی کا وہ ہرگز ذمہ دار نہیں سمجھا جائے گا۔ بالکل اسی طرح قانونی فارماسسٹ کاروبار کے صرف سرکاری، دفتری اور قانونی مسائل حل کرتا ہے۔معیاری قانونی طریق کار وضع کرتا ہے۔کاروبار کے پیشہ ورانہ تقاضے پورے کرتا ہے۔حکومتی سوالات Inquiries اور خطوط کا جواب دیتا ہے۔ اداروں ،تنظیموں اور سیاسی وسماجی حلقوں میں نمائندگی کرتا ہے۔مگر ادویاتی کاروبار میں کسی حادثے یا سانحے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔کسی سزا کا مستحق نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ فیصلوں کے اثرات اور نتائج سے آزاد ہے۔تمام تر فکری وعملی ذمہ داریوں سے مبرّا ہے۔ کیونکہ وہ کاروبار کے فیصلوں کو حتمی شکل

نہیں دیتا۔ کاروباری معاملات اورسرگرمیوں کواپنی مرضی سے چلانے کا اختیارنہیں رکھتا بلکہ یہ سارے فیصلے کاروبار کے مالک کی مرضی ومنشاء سے انجام پاتے ہیں۔تو پھرقانونی فارماسسٹ کی سرزنش کیسے کی جاسکتی ہے۔ہاں اسی ادویاتی کاروبار یا ڈرگ سٹور Community/ Hospital/ Clinical / Retail Phrmacy میں ملازمتی فارماسسٹ بیک وقت مالک بھی ہوتو صورتحال مختلف ہوجائے گی۔

چنانچہ ملازمتی فارماسسٹ ادویات اورمریض کے متعلقہ تمام امورکا ذمہ دار ہے۔ادویات کے معیار Quality، معیاد Expiry مقداراور قانونی حیثیت Legal Status کا براہ راست ذمہ دار ہے۔ وہ اپنی موجودگی میں ادویات کے تمام واقعات اور حالات کا جوابدہ ہے۔لہٰذا، ہمیں یہ سمجھنا چاہئے فارمیسی میں بیک وقت دونوں کردارعمل پذیر ہیں۔دونوں ماہرین ادویات مل کر قانونی وکاروباری تقاضے پورے کرتے ہیں۔جنکی فکری، قانونی اور پیشہ ورانہ نوعیت مختلف ہے۔انکی ذمہ داریوں میں نمایاں فرق ہے۔ فارمیسی جب مریضوں اور گاہکوں کیلئے کام شروع کریگی، تو ملازمتی فارماسسٹ کا موجود ہونا ضروری ہوگا قانونی فارماسسٹ کی موجودگی کی کوئی پابندی نہیں۔جب کوئی سرکاری افسر، ڈرگ انسپکٹر یا ادارے کا نمائندہ آئے۔تو اسے سمجھنا پڑے گا کہ یہاں صرف ملازم فارماسسٹ ہی میسر ہوگا۔اگر قانونی فارماسسٹ سے ملنا ہوتو اسے باقاعدہ اطلاع کرکے، اور پوچھ کر Appointment آنا ہوگا۔کیونکہ اسے یہ دونوں کردار کا اصولی وقانونی فرق سمجھنا ہوگا۔دونوں کی الگ الگ نوعیت، ذمہ داریاں اور پیشہ ورانہ شناخت کی اصلی اورحقیقی پہچان کرنا ہوگی۔

چنانچہ جس ادویاتی ادارے یا کاروبار کیساتھ کوئی فارماسسٹ منسلک ہےتو اسے اپنا اصلی اور حقیقی کردار سمجھنا اور بتانا چاہیے۔اگر وہ یہ دونوں کام بیک وقت خود ہی کررہاہےتو بھی صحیح اور درست حالات بیان کرنے چاہیے۔تاکہ سرکاری افسر، مریض یا گاہک کوحالات سمجھنے میں آسانی ہو۔اوراسے وہی کردارادا کرنا چاہیے جسکا وہ معاوضہ وصول کرتا ہے۔جسکی اسے تنخواہ دی جاتی ہے۔جس کا اس نے معاہدہ کیا ہے۔یہ نظام دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں مروج ہے۔حتیٰ کہ کئی ایسے ممالک جو پاکستان سے زیادہ ترقی یافتہ نہیں۔اورنہ ہی ہم سے زیادہ وسائل کے حامل ہیں۔مگر ہم سے بہتر ادویاتی نظام قائم کرچکے ہیں۔سری لنکا، میکسیکو، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ، افغانستان اور بوٹسوانہ جیسے ممالک بھی مذکورہ معیاری ادویاتی نظام کے حامل ہیں۔جو نہ صرف ہمارے سرکاری وحکومتی اداروں کی ناکامی کی غمازی کرتی ہے۔بلکہ ڈرگ مافیاء کے مضبوط اور بااثر ہونے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔